سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 21۔ ستمبر 2017
(یوم الخمیس، 29۔ ذوالحج 1438ھ)

سولہویں اسمبلی: اکتیسواں اجلاس

جلد 31: شمارہ 9

689

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔ ستمبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ این ایف سی ایوارڈ بابت جولائی۔دسمبر 2012، جنوری۔جون 2013، جولائی۔دسمبر 2013، جنوری۔جون 2014، جولائی۔دسمبر 2014، جنوری۔جون 2015، جولائی۔دسمبر 2015 اور جنوری۔

جون 2016 پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر این ایف سی ایوارڈ بابت جولائی ۔دسمبر 2012، جنوری ۔جون 2013، جولائی۔دسمبر 2013، جنوری۔ جون 2014، جولائی ۔دسمبر 2014، جنوری ۔جون 2015،

جولائی۔دسمبر 2015اور جنوری۔جون 2016پر عملدرآمد کی ششماہی مانیٹرنگ رپورٹیں
ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

690

2۔ پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016ایوان کی میز پر رکھی جائے گی

ایک وزیر پبلک سروس کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 14-2013، 15-2014اور 2015-16 ایوان کی میز پر رکھی جائیں گی۔

ایک وزیر پنشن فنڈ پنجاب کی سالانہ رپورٹیں بابت سال 14-2013، 15-2014 اور 2015-16 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

691

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکتیسواں اجلاس

جمعرات، 21۔ستمبر 2017

(یوم الخمیس، 29۔ذوالحج 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

تَبٰرَكَ الَّذِیۡ بِیَدِهِ الۡمُلۡكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُ ﴿۱﴾

الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوةَ لِیَبۡلُوَكُمۡ اَیُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ

وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ﴿۲﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ

خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۳﴾

ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۴﴾

سورة المُلک آیات 1 تا 4

وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (1) اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے (2) اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (اللہ) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ (3) پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر، تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی (4)

وماعلینا الاا بلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تو کجا من کجا تو کجا من کجا
تو امیر حرم میں فقیر عجم
تیرے گن اور یہ لب میں طلب ہی طلب
تو عطا ہی عطا تو کجا من کجا
الہام ہے جامہ تیرا
قرآن ہے عمامہ تیرا
منبر تیرا عرش بریں
یا رحمت العالمین
تو حقیقت ہے میں صرف احساس ہوں
تو سمندر میں بھٹکی ہوئی پیاس ہوں
میرا گھر خاک پر اور تیری راہ گزر
سدرۃ المنتہا تو کجا من کجا
خیر البشر رتبہ تیرا آواز حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعین سائیں جبرئیل آمین
یا رحمت العالمین

سوالات

(محکمہ جات لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے لیکن سب سے پہلے جو بروز منگل 19۔ ستمبر کے ایجنڈے پر موجود سوالوں کے جواب نہیں آئے تھے ان میں ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کے زیر التواء نشان زدہ سوال نمبر 3970 کا جواب آ گیا ہے اور منسٹر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ جواب دیں گے۔ ڈاکٹر صاحبہ! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

لاہور: شالامار ٹاؤن میں یوتھ فیسٹیول کا انعقاد و دیگر تفصیلات

*3970: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور کو یوتھ فیسٹیول 13۔2012 اور 14۔2013 کے لئے کتنا فنڈ دیا گیا؟

(ب) مذکورہ فنڈ کی رقم کن کن کاموں پر خرچ کی گئی؟

(ج) شالامار ٹاؤن میں یوتھ آفیئر پر کھیلوں کے لئے کتنا فنڈ خرچ ہوا اور مختلف کھیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں کو کتنی رقم انعامات میں دی گئی، انعامات حاصل کرنے والی ٹیموں کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ):

شالامار ٹاؤن (Defunct) لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) شالامار ٹاؤن لاہور یوتھ فیسٹیول 13-2012 اور 14-2013 کے لئے گورنمنٹ نے کوئی فنڈ نہ دیا ہے ۔ تاہم ٹاؤن نے اپنے فنڈز میں سے سال 13-2012 میں یوتھ فیسٹیول پر -/5,16,500 روپے اور سال 14-2013 میں -/15,30064 روپے خرچ کئے۔

(ب) 13-2012 میں شالامار ٹاؤن نے مذکورہ رقم اپنے فنڈز میں سے خرید سپورٹ آئٹم، کرکٹ بیٹ ، کرکٹ پیڈ، کرکٹ کٹ، ہارڈ بال، ٹیبل ٹینس بال ، راکٹ، ٹی شرٹ ، ہاکی بال ، سپورٹس یونیفارم، جوگر اور ہیلمٹ پر خرچ کئے۔

14-2013 میں شالامار ٹاؤن نے اپنے فنڈز میں سے یوتھ فیسٹیول پر مبلغ -/15,30064 روپے خرچ کئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(i) خرید سپورٹس آئٹمز یونیفارم سامان کرکٹ، فٹبال، ٹینس ودیگر۔ -/11,54,314 روپے

(ii) فیس پروفیشنل ریفریز/ ایمپائرز -/1,85,750 روپے

(iii) انعامات 19 ونرز ٹیم -/10,000 روپے فی ٹیم -/1,90,000 روپے

(ج) شالامار ٹاؤن نے اپنے فنڈز میں سے سال 13-2012 میں یوتھ فیسٹیول پر -/5,16,500 روپے اور سال 14-2013 میں -/15,30064 روپے خرچ کئے اور 14-2013 میں جیتنے والی انیس ٹیموں کو دس دس ہزار روپے بطور انعام دیئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال میں یہ پوچھا گیا تھا کہ حکومت نے شالامار ٹاؤن کو یوتھ فیسٹیول کے لئے کتنا فنڈ دیا اس کا جواب یہ آیا ہے کہ حکومت نے ان کو کوئی فنڈ نہیں دیا تھا بلکہ شالامار ٹاؤن نے اپنی self help basis پر اس یوتھ فیسٹیول کا انعقاد کیا تھا۔ جب ہم ضمنی بجٹ یا بجٹ کی دوسری کتابیں دیکھتے ہیں تو ہمیں یوتھ فیسٹیول کے لئے بڑی بڑی رقومات نظر آتی ہیں۔ میرا صرف یہ سوال ہے کہ حکومت کی طرف سے شالامار ٹاؤن کو یوتھ فیسٹول کے لئے فنڈ provide کیوں نہیں کیا گیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! اس وقت حکومت کی طرف سے انہیں کوئی فنڈ نہیں دیا گیا تھا اور انہوں نے ذاتی طور پر ایک فیسٹیول کا انعقاد کیا تھا جس میں انعامات تقسیم کئے تھے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا یہی ضمنی سوال تھا کہ گورنمنٹ نے شالامار ٹاؤن کو فنڈ کیوں نہیں دیا جبکہ بجٹ میں بہت بڑی بڑی رقومات یوتھ فیسٹیول کے لئے رکھی جاتی ہیں بلکہ ضمنی بجٹ میں بھی یوتھ فیسٹیول کے لئے بڑی بڑی رقومات نظر آتی ہیں۔ میرا simple سا سوال یہ ہے کہ یہ فنڈ کیوں نہیں دیا گیا؟

جناب سپیکر: چلیں پہلے نہیں دیا گیا تو آئندہ خیال رکھیں گے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ): جناب سپیکر! یوتھ فیسٹیول کے لئے واقعی بجٹ دیا جاتا ہے۔ متعلقہ ٹاؤنز کو کہا گیا تھا کہ وہ اپنے طور پر یوتھ فیسٹیول کے arrangements کریں اور انہوں نے اس کے لئے بڑے اچھے arrangements کئے تھے۔

جناب سپیکر: اس سوال کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! ایک سوال نمبر 9044 کا جواب موصول نہیں ہوا تو اس کی وجہ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب ہمارے پاس آیا تھا لیکن وہ satisfactory نہیں تھا۔ ہم اس کا جواب اگلے اجلاس میں لازماً دے دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ آج کے سوالات میں پہلا سوال نمبر 8460 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا اور اگر نہ آئے تو اس سوال کو dispose of سمجھا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8625 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8462 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں

ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔جی، چنیوٹی!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8715 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کے کالجز میں اسسٹنٹ لائبریرین کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*8715: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کالجز میں اسسٹنٹ لائبریرین کس سکیل میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے دیگر محکموں میں اسسٹنٹ لائبریرین کو گریڈ 16 مل رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کے کالجز کے اسسٹنٹ لائبریرین کو گریڈ 16 میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو تفصیلات سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) پنجاب کے کالجز میں اسسٹنٹ لائبریرین درج ذیل سکیلز میں کام کر رہے ہیں:

سکیل	جنرل کیڈر	نیشنلائزڈ کیڈر
B-5	0	10
B-6	4	5
B-7	1	2
B-12	1	0
کل ملازمین	6	17

(ب) جی، ہاں!

(ج) اسسٹنٹ لائبریرین 30-09-2013 سے قبل بی ایس۔16 میں کام کرتے تھے جبکہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے 30-09-2013 کو تمام اسسٹنٹ لائبریرین بی ایس۔16 کو بی ایس۔17 میں اپ گریڈ کر دیا ہے۔ جن کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوئٹس مع ڈپلومہ ان لائبریری سائنس ہو۔ تاہم درج بالا نان گزیٹڈ اسسٹنٹ لائبریرین جن کی تعلیمی قابلیت انٹر

مع سرٹیفکیٹ لائبریری سائنس ہے کو درج ذیل سکیل میں اپ گریڈ کرنے کے لئے چیف سیکرٹری پنجاب کو حتمی فیصلے کے لئے سفارشات ارسال کی ہیں:

موجودہ سکیل	اپ گریڈ سکیل
B-5 تا B-7	BS-11
BS-12	BS-14

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ اسسٹنٹ لائبریرین 30-09-2013 سے قبل بی ایس۔16 میں کام کرتے تھے جبکہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے 30-09-2013 کو تمام اسسٹنٹ لائبریرین بی ایس۔16 کو بی ایس۔17 میں اَپ گریڈ کر دیا ہے جن کے لئے تعلیمی قابلیت کم از کم گریجوئیٹس مع ڈپلومہ ان لائبریری سائنس ہو۔ ہمارے چنیوٹ کالج میں ایک اسسٹنٹ لائبریرین ہے، اس کی تعلیم ایم اے ہے اور اس وقت بھی وہ گریڈ۔7 میں کام کر رہا ہے۔ اگر وہ محکمہ کی شرائط پر پورا اُترتا ہے تو کیا محکمہ اپنے اس قانون کے مطابق ان کو گریڈ۔17 میں اَپ گریڈ کر دے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ ہائر ایجوکیشن نے لائبریرین کے لئے Fortier cadre بنایا ہے جو کہ بی ایس۔17، 18، 19 اور 20 گریڈ کا ہے۔ پہلے جو لائبریرین بی ایس۔5، 6، 7 اور 12 میں کام کر رہے تھے اور ان کی تعلیمی قابلیت بی۔اے یا اس سے اُوپر تھی تو ان کو اَپ گریڈ کر کے گریڈ۔17 دے دیا گیا ہے۔ جن لائبریرین کی تعلیمی قابلیت بی۔اے نہیں تھی وہ ابھی اسی گریڈ میں کام کر رہے ہیں۔ ہمارے معزز ممبر نے جس لائبریرین کی نشاندہی کی ہے وہ اس کی مجھے detail دے دیں اگر وہ ہمارے معیار پر qualify کرتا ہے تو definitely اس کو promote کر دیا جائے گا۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں اس لائبریرین کا سارا ریکارڈ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کو پیش کر دیتا ہوں تو یہ اسے اس کا حق دلوا دیں۔

جناب سپیکر: اگر اس لائبریرین کا حق بنتا ہو گا تو ضرور دلوائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8880 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8881 بھی محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران وہ تشریف لے آئیں تو ان سوالات کو take up کر لیا جائے گا بصورت دیگر یہ سوال dispose of ہو جائیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8900 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے اور اس سوال کو pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ زخمی ہیں۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 8908 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب شہزاد منشی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سرکاری یونیورسٹیز میں بینارٹی کوٹا سے متعلقہ تفصیلات

*8908: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں واقع سرکاری یونیورسٹیز میں بینارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد کوٹا کی کتنی اسامیاں ہیں تفصیل یونیورسٹی وار بتائیں؟

(ب) اس وقت ان یونیورسٹیز میں کتنے ملازمین بینارٹی کوٹا کے تحت کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز کتنی اسامیاں ان یونیورسٹیز میں اس کوٹا کی خالی ہیں؟

(ج) حکومت کب تک ان پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے صرف بینارٹی کے لئے مختص کوٹا کی تفصیل دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) لاہور میں واقع سرکاری یونیورسٹیز میں بینارٹی کے لئے مختص پانچ فیصد کوٹا کی اسامیوں کی یونیورسٹی وار تفصیل درج ذیل ہے:

یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور میں بینارٹی کے لئے مختص 5 فیصد کوٹا کے تحت 65 اسامیاں ہیں۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور میں بینارٹی کے لئے 5 فیصد کوٹا کے تحت گریڈ 1 سے 15 تک کی 52 اور گریڈ 17 اور اس سے اوپر تک 22 نشستیں مختص ہیں۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور میں بینارٹی کے لئے مختص 5 فیصد کوٹا کے تحت 62 اسامیاں ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور: بینارٹی سے متعلق نوٹیفکیشن جامعہ پنجاب میں اختیار کرنے کے لئے متعلقہ اتھارٹی سنڈیکیٹ کو منظوری کے لئے بھیجا گیا ہے جب منظوری ہو جائے گی متعلقہ نوٹیفکیشن جامعہ پنجاب میں اختیار کر لیا جائے گا۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں بینارٹی کے لئے مختص 5 فیصد کوٹا کے تحت 83 اسامیاں ہیں۔

آئی ٹی یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور: انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور جو کہ ایک پبلک یونیورسٹی ہے جس کا قیام 2013 میں ہوا جو کہ اپنی ابتدائی مراحل میں ہے جس میں گورنمنٹ کے بینارٹی کے لئے مختص کردہ 5 فیصد کوٹا پر بھی عملدرآمد ہو رہا ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور میں بینارٹی کوٹا کے تحت کام کرنے والے 69 ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کے مطابق تفصیل (Flag-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور میں اس وقت کل 56 ملازمین بینارٹی کوٹا کے تحت کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (Flag-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز بینارٹی کوٹا کے تحت گریڈ 1 سے 15 تک کی ایک نشست اور گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے گریڈ کی 17 نشستیں خالی ہیں۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور میں اس وقت کل 86 ملازمین بینارٹی کوٹا کے تحت کام کر رہے ہیں اور کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے تفصیل (Flag-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور؛اس وقت جامعہ پنجاب کے مختلف شعبہ جات میں بینارٹی سے تعلق رکھنے والے534 افراد کام کررہے ہیں جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کے مطابق تفصیل (Flag-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ،لاہور میں اس وقت بینارٹی سے تعلق رکھنے والے کل 111 ملازمین کام کررہے ہیں اور کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے تفصیل(Flag-E)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آئی ٹی یونیورسٹی آف دی پنجاب ،لاہور: انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور میں اس وقت کل سات ملازمین بینارٹی کوٹا کے تحت کام کررہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (Flag-F)ایوان کی میز رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی آف ایجوکیشن،لاہور میں بینارٹی کی کوئی نشست خالی نہیں ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی،لاہور میں بھرتیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی ،لاہور میں ضرورت کے مطابق مختلف اوقات میں نشستیں مشتہر کی جاتی ہیں جن کے تحت بینارٹی کوٹا پر بھی بھرتیاں کی جاتی ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی، لاہور؛ جامعہ پنجاب میں مختلف ٹیکنیکل کیڈر کی اسامیاں خالی ہیں، عنقریب ان اسامیوں کو مشتہر کردیا جائے گا اور قانون کے مطابق بھرتی عمل میں لائی جائے گی۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور میں بینارٹی کی کوئی نشست خالی نہیں ہے۔

آئی ٹی یونیورسٹی آف دی پنجاب ،لاہور: انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی لاہور جس میں ضرورت کے مطابق مختلف اوقات میں نشستیں مشتہر کی جاتی ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی میں بھرتیوں کا سلسلہ جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں لکھا گیا ہے کہ "پنجاب یونیورسٹی،لاہور بینارٹی سے متعلق نوٹیفکیشن جامعہ پنجاب میں اختیار کرنے کے لئے متعلقہ اتھارٹی سنڈیکیٹ کو منظوری کے

لئے بھیجا گیا ہے۔"میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کب بھیجا گیا، اس کا ابھی تک نوٹیفکیشن کیوں نہیں ہو سکا اور اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گی کہ مینارٹی کوٹا کے حوالے سے یہ بہت important issue ہے۔ اس سوال کے آنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی کو خصوصی طور پر سخت ترین ہدایات دی گئی ہیں کہ فوری طور پر سنڈیکیٹ کی میٹنگ بلائیں اور مینارٹی کوٹا کے حوالے سے فیصلہ کریں۔ امید ہے کہ ایک مہینے کے اندر اندر سنڈیکیٹ کی میٹنگ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے پہلے ہی اس کا نوٹس لے لیا ہے۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8929 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں بوائز اور گرلز کالجز میں مسنگ فیسلیٹیز اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8929: **الحاج محمد الیاس چنیوٹی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں اس وقت کتنے بوائز اور گرلز کالجز ہیں؟

(ب) ان کالجز میں کون کون سی ماسٹر ڈگریاں کروائی جا رہی ہیں ان کی missing facilities کون کون سی ہیں اور ان کو کب تک پورا کیا جائے گا، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) چنیوٹ کے کالجز میں کون کون سے مضامین کے اساتذہ کی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور کیا حکومت ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) ضلع چنیوٹ میں اس وقت کل آٹھ کالجز کام کر رہے ہیں ان میں سے چار گرلز، تین بوائز اور ایک کامرس کالج ہیں۔

گرلز کالجز

نمبر شمار	کالج کا نام
1	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج چنیوٹ
2	گورنمنٹ جامعہ نصرت گرلز کالج چناب نگر
3	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج لالیاں
	گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج بھوانہ

بوائز کالجز

نمبر شمار	کالج کا نام
1	گورنمنٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ
2	گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج چناب نگر
3	گورنمنٹ کلیات العربیہ اسلامیہ کالج جامعہ محمدی شریف

کامرس کالج

نمبر شمار	کالج کا نام
1	گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس چنیوٹ

(ب) ضلع چنیوٹ میں دو کالجز میں ایم اے / ایم ایس سی کی تعلیم دی جا رہی ہے ان کالجز میں ایم اے / ایم ایس سی کے مضامین اور missing facilities کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	کالج کا نام	مضامین	missing facilities
1	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چنیوٹ	انگلش اور اسلامیات	1۔ طلباء وطالبات کے لئے ہاسٹلز کا قیام 2۔ ایم اے بلاک کی تعمیر
2	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج تعلیم الاسلام کالج چناب نگر	فزکس، اُردو، انگریزی، عربی اور تاریخ	1۔ طلباء اور اساتذہ کے لئے ہاسٹلز کا قیام 2۔ کمپیوٹر لیب اور پوسٹ گریجویٹ بلاک کا قیام 3۔ اُردو اور انگریزی کے مضامین میں اساتذہ کی نئی اسامیوں کی فراہمی

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ مندرجہ بالا کالجز کے منصوبہ جات موجودہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل نہیں تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب بھر کے کالجز کی missing facilities کے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے اور موجودہ مالی سال میں ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی جائے گی تاکہ کالجز کی فوری ضروریات کو مرحلہ وار مکمل کیا جاسکے۔ جہاں تک نئی اسامیوں کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ

مذکورہ بالا کالج سے رپورٹ طلب کی جارہی ہے تاکہ قواعد وضوابط کے مطابق نئی اسامیاں فراہم کی جا سکیں۔

(ج) چنیوٹ کے کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی سبجیکٹ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ خالی اسامیوں پر بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے زیر عمل ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج چنیوٹ میں اساتذہ اور دیگر عملہ پورا ہے، تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ اس کالج میں انگلش اساتذہ کی دو اور اسلامیات کی ایک اسامی خالی ہے تو یہ اسامیاں کب تک fill کر دی جائیں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں اساتذہ کی recruitment ایک important issue ہے اور محکمہ ہائر ایجوکیشن اس بابت لگاتار کام کر رہا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے 3271 اساتذہ کی بھرتی کے لئے ایک سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوائی گئی تھی۔ وہ سمری منظور ہو چکی ہے اور اس کی requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوا دی گئی تھی۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ان بھرتیوں کے لئے اپنا process شروع کر دیا ہے۔ پبلک سروس کمیشن امتحانات اور انٹرویو مکمل کرنے کے بعد کامیاب ہونے والے اساتذہ کے نام ہمیں بھجوا رہا ہے۔ جب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کامیاب ہونے والے تمام اساتذہ کی مکمل فہرست ہمیں موصول ہو جائے گی تو اس کے بعد ان تمام اساتذہ کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کر دی جائے گی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جو سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوائی گئی تھی کیا اس میں چنیوٹ کالجز کی خالی اسامیوں کو شامل کیا گیا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سمری میں need and demand base کی بنیاد پر posts identify کی گئی تھیں۔ انگلش اور اسلامیات اہم مضامین ہیں اور ان کی demand بھی زیادہ ہے۔ چنیوٹ کالجوں کی خالی اسامیاں بھی اس سمری میں شامل ہیں

اور جیسے ہی پبلک سروس کمیشن کی طرف سے کامیاب ہونے والے اساتذہ کی ہمیں مکمل فہرست موصول ہوتی ہے تو ہم چنیوٹ کالجز کی demand کو بھی ضرور پورا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 8964 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8964: **جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد کتنی ہے، کتنوں کی بلڈنگ مکمل ہے اور کتنوں کی بلڈنگ نامکمل ہے اور کتنے کالج کرایہ کی بلڈنگ میں چل رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ کے کالجوں میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کے کالجوں میں کئی اسامیاں خالی ہیں اگر ہاں تو کب سے خالی ہیں؟

(د) حکومت کب تک خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) حلقہ پی پی۔133 شکر گڑھ ضلع نارووال میں کالجوں کی تعداد چار ہے۔ ان میں سے تین جنرل کالج اور ایک کامرس کالج ہے۔ تین کالجز کی عمارات مکمل ہیں تاہم گورنمنٹ کالج آف کامرس کی اپنی عمارت نہ ہے اور گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج (بوائز) شکر گڑھ کی عمارت

کے ایک حصہ میں قائم کیا گیا ہے۔ حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کوئی بھی کالج کرایہ کی عمارت میں قائم نہیں کیا گیا۔

(ب) حلقہ میں موجود چار کالجوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 117 ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں موجود چار کالجوں میں اساتذہ کی 60 اسامیاں مختلف تاریخوں سے خالی ہیں۔ تاہم 2016-12-31 سے ان خالی اسامیوں کی اطلاع محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب کو کر دی گئی ہے ۔

(د) حکومت حلقہ پی پی۔133 نارووال بلکہ پورے پنجاب کے کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے منتخب شدہ امیدواران چند دنوں میں تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ "حلقہ پی پی۔133 شکر گڑھ ضلع نارووال میں کالجوں کی تعداد چار ہے۔ ان میں سے تین جنرل کالج اور ایک کامرس کالج ہے۔ تین کالجز کی عمارات مکمل ہیں تاہم گورنمنٹ کالج آف کامرس کی اپنی عمارت نہ ہے اور یہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج (بوائز) شکر گڑھ کی عمارت کے ایک حصہ میں قائم کیا گیا ہے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت گورنمنٹ کالج آف کامرس کی عمارت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا وہ اسی طرح فقیرانہ طور پر دوسرے کالج میں گزر اوقات کرتے رہیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ گورنمنٹ کالج آف کامرس شکر گڑھ میں اس وقت کل 147 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ سال 2012 میں ہائر ایجوکیشن کو ٹیوٹا کی طرف سے کامرس کالجز ملے تھے، ان کی بہت ساری عمارتیں ٹیوٹا کی پراپرٹی تھیں اور جن کو چھوڑ کر انہیں ہائر ایجوکیشن کی طرف آنا پڑا۔ یہ کالج بھی ٹیوٹا کی طرف سے ہائر ایجوکیشن کو ملا ہے تو اسے عارضی طور پر پوسٹ گریجویٹ کالج میں چار کمرے دیئے گئے ہیں جہاں پر یہ کامرس کی تعلیم فراہم کر رہا ہے۔ چونکہ اس کالج میں ابھی تک صرف 147 طالب علموں کی strength ہے اس لئے اس کے لئے نئی عمارت بنانے کی ضرورت محسوس

نہیں ہوئی۔ جب اس کالج میں طالب علموں کی strength بڑھ جائے گی تو پھر اس کے لئے الگ عمارت بنانے کے لئے محکمہ تجویز کرے گا۔

جناب سپیکر: کیا حکومت اس کالج کے لئے عمارت بنانے کا ارارہ رکھتی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اگر طالب علموں کی strength بڑھے گی تو پھر definitely ارادہ ہے، صرف 147 بچوں کے لئے نیا کالج بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: طالب علموں کی تعداد اتنی نہیں ہے کہ نیا کالج بنایا جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! وہاں پر ہمارے پاس TEVTA کی کوئی 10/8 ایکڑ زمین موجود ہے تو ہم نے کہا تھا کہ ہمارے پاس زمین موجود ہے تو آپ وہاں پر عمارت بنا دیں لیکن پتا نہیں انہوں نے عمارت کیوں نہیں بنائی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم معزز ممبر کی تجویز پر غور بھی کر لیں گے لیکن issue یہ ہے کہ 147 طلباء کے لئے ایک full fledge کالج بنایا جائے گا تو اُس پر حکومت کا بہت زیادہ خرچہ آئے گا جبکہ یہ طلباء ہمارے پوسٹ گریجویٹ کالج میں آسانی سے accommodate ہو رہے ہیں اور اگر وہاں پر طلباء کی تعداد بڑھتی ہے تو پھر ہم بالکل یہ عمارت بنا دیں گے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! اگر محکمہ یہ عمارت بنائے گا اور طلباء کے ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ ہو گی تب ہی وہاں پر طلباء کی تعداد بڑھے گی۔ ہماری اتنی بڑی تحصیل ہے اور بہت سارے بچے وہاں پر یہ تعلیم لینا چاہتے ہیں۔ اس وقت ان ٹیکنیکل کالجوں کی ویسے بھی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ جب درجہ چہارم کے لئے ایم اے پاس بچے درخواستیں دیتے ہیں تو ندامت سے ہمارا سر جُھکتا ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ بچوں کو ٹیکنیکل ایجوکیشن دی جائے لیکن جب کالج کی عمارت ہی نہیں تو پھر ہمارے بچے ٹیکنیکل ایجوکیشن کہاں سے لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم معزز ممبر سے consult کر کے ان کی تجویز پر غور بھی کر لیتے ہیں لیکن issue صرف طلباء کی تعداد کا ہے۔

جناب سپیکر: ابو حفص صاحب! آپ محترمہ پارلیمانی سیکرٹری سے ایک میٹنگ کر لیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! جز (ج) کا انہوں نے جواب دیا ہے کہ ان چار کالجوں میں 117 اسامیاں ہیں جن میں سے 60 اسامیاں خالی ہیں اور یہ اسامیاں کئی سالوں سے خالی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ چار کالجوں میں 57 اساتذہ کام کر رہے ہیں اور 60 اسامیاں خالی ہیں تو وہاں تعلیم کا کیا حال ہو گا۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ ہم نے 31-12-2016 سے اسامیاں پُر کرنے کی اطلاع کر دی ہے تو محترمہ بتائیں کہ یہ اسامیاں کب تک پُر ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو ایک دفعہ پھر سے بتانا چاہوں گی کہ ہم نے پبلک سروس کمیشن کو 3271 اسامیاں پُر کرنے کے لئے جو لسٹ بھیجی تھی اُن کے ٹیسٹ ہو گئے ہیں یعنی اُن اسامیوں کو پُر کرنے کا process جاری ہے تو ہم اس کالج کے لئے بھی کوئی نہ کوئی لیکچرار ضرور بھیجیں گے لیکن جہاں تک تعلیم کے حرج کا تعلق ہے وہاں پر میں اس معزز ایوان میں بتانا چاہوں گی کہ ہمارے جس کالج میں لیکچرار نہیں ہوتے وہاں پر متعلقہ پرنسپل صاحب CTI بھرتی کرتے ہیں جو لیکچرار کی کمی کو پورا کرتے ہیں اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ کالجوں میں لیکچرار کی کمی کی وجہ سے والدین پریشان ہیں انہیں اپنے بچوں کو اکیڈمیوں میں بھیجنا پڑتا ہے تو کیا محکمہ لیکچرار کی اسامیاں پُر کر کے بچوں کے غریب والدین کا بوجھ اُتاریں گے یا اسی طرح سے وعدہ چلتا رہے گا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! پنجاب بھر میں لیکچرار کی کمی کا جو مسئلہ ہے ہمیں اس کا بالکل اندازہ ہے لیکن جیسے میں نے پہلے بھی بتایا کہ لیکچرار کی اس کمی کو

CTI کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے۔ ہمارے زیر غور ایک اور تجویز بھی ہے جیسے محکمہ سکولز ایجوکیشن میں کیا جاتا ہے کہ district base پر بھرتیاں کی جاتی ہیں تو ہمارے زیر غور ایک تجویز ہے کہ اگر district base پر لیکچرارز کی بھرتیاں کی جائیں تو اس طرح سے لیکچرارز کی کمی پوری ہو جائے گی اس پر بھی ہم غور کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بھی جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! سوال نمبر 8966 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8966: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے پوری ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالجوں میں اساتذہ کی کمی کا سامنا ہے اگر ہاں تو کب سے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ کالجوں میں خالی اسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) حلقہ پی پی۔133 نارووال میں کالجوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے پوری ہے۔

(ب) حلقہ پی پی۔133 نارووال کے کالجوں میں اساتذہ کی کمی کا سامنا ہے اساتذہ کی مختلف اسامیاں مختلف تاریخوں سے خالی پڑی ہیں۔ تاہم 31-12-2016 سے ان سامیوں کے خالی ہونے کی اطلاع محکمہ ہائر ایجوکیشن کو دی جا چکی ہے مزید بر آں محکمہ ہائر ایجوکیشن اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے منتخب شدہ امیدواران جلد تعینات کر دے گا لہٰذا یہ کمی جلد پوری کر دی جائے گی۔

(ج) حکومت حلقہ پی پی۔133 نارووال بلکہ پورے پنجاب کے کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا مصمم ارادہ رکھتی ہے۔پنجاب پبلک سروس کمیشن کے منتخب شدہ امیدواران چند دنوں میں تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! کسی ملک و قوم کی ترقی کے لئے تعلیم بہت ضروری ہوتی ہے لیکن جب اساتذہ کرام ہی نہ ہوں گے تو پھر تعلیم کا یہ مسئلہ کیسے حل ہو گا اور جب پڑھے لکھے نوجوان موجود ہیں تو محکمہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ان اسامیوں کو کیوں نہیں پُر کراتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم ہر سال پبلک سروس کمیشن کو خالی اسامیاں پُر کرنے کے لئے request بھیجتے رہتے ہیں اور وہ باقاعدہ اخبار اشتہار دیتے ہیں تو جو لوگ ٹیسٹ پاس کرتے ہیں اور ہمارے پاس اُن کی لسٹ آجاتی ہے ہم خالی اسامیوں پر انہیں تعینات کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 8972 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8990 جناب احسن ریاض فتیانہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9044 محترمہ نگہت شیخ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال 9046 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ اگلا سوال چودھری محمد اکرام کا ہے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 9141 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری محمد اکرام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ میں کالجز و یونیورسٹی کے نام، سٹاف اور بلڈنگ سے متعلقہ تفصیلات

*9141: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ شہر میں کالجز و یونیورسٹی کتنی کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہی ہیں؟

(ب) ان میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) ان میں بلڈنگ کی صورتحال کیا ہے؟

(د) ان میں طالب علموں کی تعداد کیا ہے؟

(ہ) ان میں کلاس رومز کی تعداد بتائیں؟

(و) حکومت ان کالجز اور یونیورسٹی کی تمام بنیادی سہولتیں کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) سیالکوٹ شہر میں 9 کالجز اور ایک یونیورسٹی ہے۔

1. گورنمنٹ مرے کالج سیالکوٹ
2. گورنمنٹ جناح اسلامیہ کالج سیالکوٹ
3. گورنمنٹ علامہ اقبال پوسٹ گریجویٹ کالج سیالکوٹ (پیرس روڈ سیالکوٹ)
4. گورنمنٹ علامہ اقبال کالج برائے خواتین سیالکوٹ (خادم علی روڈ سیالکوٹ)
5. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین (حاجی پورہ روڈ سیالکوٹ)
6. گورنمنٹ نواز شریف کالج برائے خواتین (چائنا چوک پسرور روڈ سیالکوٹ)
7. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس (قلعہ سیالکوٹ)
8. گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین (پیرس روڈ سیالکوٹ)
9. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس (کچہری روڈ سیالکوٹ)
10. گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی (کچہری روڈ سیالکوٹ)

(ب)

1. سیالکوٹ شہر کے 9 گورنمنٹ کالجز میں ٹیچنگ سٹاف کی کل منظور شدہ 344 اسامیاں ہیں جن میں سے 95 اسامیاں خالی ہیں اور 249 اسامیاں پُر ہیں۔
2. سیالکوٹ شہر کے 9 گورنمنٹ کالجز میں نان ٹیچنگ سٹاف کی کُل منظور شدہ 277 اسامیاں ہیں جن میں سے 96 اسامیاں خالی ہیں اور 181 اسامیاں پُر ہیں۔

3. گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی (کچہری روڈ سیالکوٹ) ٹیچنگ سٹاف کی کل منظور شدہ 106 اسامیاں ہیں جن میں سے 62 اسامیاں خالی ہیں اور 44 اسامیاں پُر ہیں جبکہ نان ٹیچنگ سٹاف کی کُل منظور شدہ 68 اسامیاں ہیں جن میں سے 47 اسامیاں خالی ہیں اور 21 اسامیاں پُر ہیں۔

(ج) سیالکوٹ شہر کے کالجز اور یونیورسٹی کی عمارات کی صورتحال تسلی بخش ہے۔

(د) سیالکوٹ شہر کے کالجز میں ٹوٹل طالب علموں کی تعداد 16598 ہے اور یونیورسٹی میں ٹوٹل طالب علموں کی تعداد (7120)

(ہ) گورنمنٹ وومن کالج یونیورسٹی سیالکوٹ 54 کلاس رومز پر مشتمل ہے جبکہ شہر سیالکوٹ کے کالجز میں 205 کلاس رومز ہیں۔

(و) یہاں پر وضاحت ضروری ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ اعلیٰ تعلیم نے اپنے سالانہ ترقیاتی بجٹ برائے سال 18-2017 میں 1972.763 ملین روپے کا منصوبہ شامل کیا گیا ہے جس کے تحت وومن یونیورسٹی سیالکوٹ کی نئی عمارت تعمیر کی جائے گی جس کے لئے سیالکوٹ ایمن آباد روڈ پر 200 ایکڑ زمین حاصل کی گئی ہے اور منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے تاہم دیگر کالجز کی ضروریات کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کو مرحلہ وار مکمل کیا جائے گا لیکن فی الوقت کسی بھی بنیادی سہولت کی عدم دستیابی کی نشاندہی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 344 اسامیوں میں سے 95 اسامیاں ابھی تک خالی ہیں اور 270 اسامیوں میں سے 96 اسامیاں خالی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کس کس مضمون کی اسامیاں خالی ہیں؟ یہاں پر ایک بڑا اہم نکتہ ہے کہ متعلقہ پرنسپلز جان بوجھ کر محکمہ کے نوٹس میں خالی اسامیاں کی تفصیل نہیں لاتے اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے پاس اختیار ہوتا ہے کہ وہ ہر سال 6 ماہ کے لئے لیکچرارز کی induction کر لیں اور وہ اپنے پسندیدہ لوگوں کو وہاں پر بھرتی کرتے ہیں اسی وجہ سے وہ خالی اسامیوں کے حوالے سے محکمہ کو نہیں لکھتے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میرے پاس الگ الگ subject wise position کی فہرست موجود نہیں ہے لیکن college wise موجود ہے کہ کس کالج میں کون سی post خالی ہے۔ انہوں نے جیسے بتایا ہے کہ پرنسپل حضرات خالی اسامیوں کی تفصیل گورنمنٹ کو نہیں بھیجتے تو میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ وہاں پر ڈائریکٹرز، ڈپٹی ڈائریکٹرز اور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز بھی موجود ہوتے ہیں یعنی محکمہ کا پورا سسٹم موجود ہوتا ہے جو کہ ہر کالج کے مطابق تفصیل چیک کرتا ہے اور اس کے بعد محکمہ ہائر ایجوکیشن کو اس کے مطابق رپورٹ کرتا ہے۔ ہمارے پاس خالی اسامیوں کی تمام تفصیل موجود ہے۔ یہ جو بات کر رہے ہیں کہ وہاں پر عارضی ٹیچرز چھ ماہ کے لئے لگائے جاتے ہیں تو ان کا صحیح عرصہ آٹھ ماہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کو یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ وہاں پر کوئی من پسند CTI نہیں لگایا جا سکتا، CTIs لگانے کا ایک معیار موجود ہے جسے پرنسپل bypass نہیں کر سکتے۔ اگر ان کے پاس کوئی specific شکایت ہے تو یہ ہمیں بتائیں ہم اس پر ضرور نوٹس لیں گے اور چیک بھی کریں گے۔

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ commitment دے دیں کہ یہ کب تک یہ posting کروا دیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں نے تھوڑی دیر پہلے بھی بتایا ہے کہ پبلک سروس کمیشن کو ہماری 3271 اسامیوں کی request گئی تھی۔ ان کی طرف سے ہمارے پاس lists آ رہی ہیں جو ابھی مکمل نہیں ہوئیں کہ انہوں نے کتنی اسامیوں پر لیکچرر منتخب کر لئے ہیں۔ ہمارے پاس جب مکمل lists آ جائیں گی تو ہم اساتذہ کی placement جہاں جہاں خالی اسامیاں ہوں گی وہاں کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 9153 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال نمبر 9155 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا سوال چودھری اشفاق احمد کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 9198 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری اشفاق احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لیّہ: سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) سے متعلقہ تفصیلات

*9198: **چودھری اشفاق احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لیّہ شہر میں سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) کے نام اور جگہ بتائیں نیز ان میں کتنے طالب علم کلاس وار زیر تعلیم ہیں، ان کالجوں کی عمارات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیاں عہدہ / گریڈ وار بتائیں، کتنی پُر ہیں اور کتنی خالی ہیں، خالی اسامیاں کب تک پُر کر دی جائیں گی؟

(ج) ان کالجوں کی کون کون سی مسنگ سہولیات ہیں، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ کالج وار بتائیں نیز یہ مسنگ سہولیات کب تک حکومت فراہم کرے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) لیّہ شہر میں سرکاری کالجز (بوائز و گرلز) کے نام درج ذیل ہیں:

1. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج لیّہ
2. گورنمنٹ کالج برائے خواتین لیّہ
3. گورنمنٹ کالج آف کامرس لیّہ
4. گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین لیّہ

نیز یہ چاروں کالجز کالج روڈ پر واقع ہیں۔ کلاس وار انرولمنٹ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تمام کالجز اپنی سرکاری عمارت میں موجود ہیں۔ تاہم گورنمنٹ کالج آف کامرس برائے خواتین لیّہ کی عمارت ناکافی ہے جس کی توسیع کے لئے CM Directive ہو چکا ہے۔

(ب) ان کالجوں میں منظور شدہ اسامیاں عہدہ / گریڈ وار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کلاس فور کی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جا چکا ہے جبکہ گزیٹڈ سٹاف کی بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہو گی۔

لیّہ شہر میں موجود کالجز کی missing facilities کے اعداد و شمار حاصل کر لئے گئے ہیں اور ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان missing facilities میں مختلف عمارات کی تعمیر و مرمت، فرنیچر کی فراہمی اور کمپیوٹر کی سہولیات فراہم کرنے کی نشاندہی کی گئی ہے۔

(ج) یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ ان کالجز کے منصوبہ جات موجودہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل نہیں تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب بھر کے کالجز کی missing facilities کے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے اور موجودہ مالی سال میں ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی جائے گی تاکہ کالجز کی فوری ضروریات کو مرحلہ وار مکمل کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں جز (ب) کے حوالے سے اپنی بہن سے پوچھنا چاہوں گا کہ کلاس 4 کی جو بھرتی ہے اس کا کیا معیار یا کیا میرٹ ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتانا چاہوں گی کہ کلاس 4 کی بھرتی کے لئے ہمارا معیار یہ ہے کہ پہلے اخبار اشتہار دیا جاتا ہے، اس میں اسامیوں کا بتایا جاتا ہے، اس کے بعد لوگ apply کرتے ہیں، انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کی final selection ہوتی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میرے علم میں یہ آیا ہے کہ پچھلے چار سالوں میں کلاس 4 کی جتنی بھی recruitment میرے ڈسٹرکٹ میں ہوئی ہے یا پورے

پنجاب میں دیکھ لیں کلاس 4 کا اشتہار برائے نام دیا جاتا ہے۔ اس کی [*****] پی ایم ایل (ن) کے ایم این ایز اور ایم پی ایز میں کی جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اپنے الفاظ درست کریں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات سن لیں کہ جب یہی [*****] کرنی ہے تو پھر اشتہار دینے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے معیار پوچھا ہے تو انہوں نے بتایا ہے کہ معیار اخبار اشتہار ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اب بھی یہ exercise ہی ہوگی۔ یہ [*****] ہوتی ہے خدارا اس میں حکومت کو چاہئے کوئی نہ کوئی میرٹ لائیں۔۔

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! ان کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ پیپلز پارٹی تو خود [*****] کرتی رہی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ آپ بھی ایسی بات نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہونے دیں کہ کلاس IV کا معیار نہیں ہے۔ میں کئی دفعہ ڈپٹی کمشنر کو مل چکا ہوں اور انہیں کہا کہ اگر میرا کوٹا نہیں ہے تو کوئی بات نہیں لیکن کچھ معذور۔۔۔

جناب سپیکر: آپ relevant question کریں تقریر نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں ریکارڈ پر یہ بات لانا چاہوں گا کہ کچھ دنوں کی بات ہے کہ میں خود ایک کام کے سلسلہ میں معزز منسٹر رانا مشہود صاحب کے کمیٹی روم میں گیا جہاں سیکرٹری سکولز ایجوکیشن ڈاکٹر اللہ بخش، سپیشل سیکرٹری سکولز ایجوکیشن رانا حسن اختر اور ڈپٹی سیکرٹری عبدالرزاق موجود تھے وہاں ان کی verdict یہ تھی، انہوں نے شاید میری طرف دھیان نہیں دیا، اس میٹنگ میں انہوں نے clear cut یہ کہا ہے کہ کلاس IV پر کوئی compromise نہیں ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! ہم نے اپنے ایم این ایز اور ایم پی ایز کو یہ دینی ہیں۔ اگر کوئی پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر کسی بھی ادارے کا یہ غلطی کرے گا تو میں اس کا کیس انٹی کرپشن میں بھجواؤں گا۔ میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا جو لایا ہوں۔ شکریہ

(قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید کی جانب سے "شیم شیم" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: سوال نمبر 8460 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8625 محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8462 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 8880 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8881 محترمہ شمیلہ اسلم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگا اسوال نمبر 8900 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے یہ سوال میں نے pending کیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8972 محترمہ شنیلا روت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8990 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9046 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9153 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9155 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ سے متعلقہ تفصیلات

*8460: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ٹی کالج کمالیہ کو ورچوئل یونیورسٹی کیمپس کی سہولیات فراہم کی گئی اور کب، کیا ساز و سامان فراہم کیا گیا اور لاگت کیا تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ورچوئل یونیورسٹی کیمپس، پی ایس ٹی کالج کمالیہ میں آپریشنل نہ ہے اگر ہاں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کمپیوٹرز اور اے سی کہاں گئے، کیا پی سی، اے سی، ٹی وی کا فزیکل چیک کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی کالج کے پرنسپل کو اپنے دفتر میں اے سی لگانے کی اجازت نہ ہے، اگر جواب اثبات میں ہے تو پرنسپل پی ایس ٹی کالج کمالیہ کئی سالوں سے حکومتی خرچ پر اپنے دفتر میں اے سی کیوں استعمال کر رہا ہے؟

(ہ) کیا محکمہ / حکومت پرنسپل کے دفتر میں اے سی کے غیر قانونی استعمال کی رقم کی وصولی کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ کو ورچوئل یونیورسٹی کی سہولیات کبھی بھی فراہم نہیں کی گئیں۔ کالج انتظامیہ کی طرف سے ورچوئل یونیورسٹی کو چٹھی نمبر 317 مورخہ 07.07.2007 کے تحت الحاق کی درخواست کی گئی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس پر یونیورسٹی رجسٹرار نے لیٹر نمبر 5643 مورخہ 23.08.2007 کو الحاق کے لئے کچھ شرائط عائد کیں چٹھی کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ کالج کے لئے پوری کرنا ممکن نہ

تھا جس بناء پر یہ کیمپس قائم نہیں ہوا لہذا ورچوئل یونیورسٹی کی طرف سے کسی قسم کا کوئی سازوسامان فراہم نہیں کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں ورچوئل یونیورسٹی کا کیمپس آپریشنل نہ ہے جس کی وجوہات اوپر (الف) میں بیان کر دی گئی ہیں۔

(ج) کالج میں کمپیوٹر، اے سی اور ٹی وی وغیرہ 2007 میں کالج کمپیوٹر لیب کے لئے خریدے گئے جس کے لئے گرانٹ حکومت پنجاب نے آرڈر نمبر SO(P-III)1-175/2002 مورخہ 08.11.2007 کے تحت منظور کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور یہ سارا سامان اس وقت کالج کمپیوٹر لیب میں موجود ہے۔ کالج کمپیوٹر لیب فنکشنل ہے اور اس سے انٹر، ڈگری، ایم اے اور بی ایس کے طلباء و طالبات مستفید ہو رہے ہیں نیز اس کی باقاعدہ فزیکل چیکنگ کی جاتی ہے۔

(د) گورنمنٹ پی ایس ٹی پوسٹ گریجویٹ کالج کمالیہ میں پرنسپل کے دفتر میں پہلے سے اے سی لگا ہوا تھا لیکن یہ خراب ہونے کی وجہ سے کبھی بھی استعمال میں نہیں رہا۔

(ہ) چونکہ پرنسپل کے دفتر میں اے سی استعمال ہی نہیں ہوتا لہذا رقم کی وصولی کا کوئی جواز نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ میں کالجز کی مانیٹرنگ اور عملہ کی تعداد کے حوالے سے معلومات

*8625: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے کتنے ڈپٹی ڈائریکٹرز اور اسسٹنٹ ڈائریکٹرز گریڈز وار تعینات ہیں؟

(ب) ان آفیسرز کو فیلڈ میں مانیٹرنگ کے لئے کون سی اور کتنی گاڑیاں مہیا کی گئی ہیں؟

(ج) کیا وومن کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے خاتون اسسٹنٹ ڈائریکٹر بھی تعینات کی جاتی ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے ایک ڈپٹی ڈائریکٹر گریڈ 18 اور ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر گریڈ 17 تعینات ہوتے ہیں تاہم ڈپٹی ڈائریکٹر کی سیٹ 29۔مارچ سے خالی ہے جس کا

اضافی چارج بحکم ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر (کالجز) گوجرانوالہ کو دیا گیا ہے جبکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (کالجز) کی سیٹ دسمبر 2016 سے خالی پڑی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے فیلڈ میں مانیٹرنگ کے لئے صرف ایک گاڑی سینٹرو کار cc1000 مہیا کی گئی ہے۔

(ج) وومن کالجز کی مانیٹرنگ کے لئے حکومت پنجاب خاتون اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعیناتی کے بارے لائحہ عمل پر غور کر رہی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ کے آڈٹ کے بارے میں تفصیلات

*8462: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایس ٹی کالج کمالیہ کا آخری آڈٹ 2013 سے پہلے ہوا تھا اس میں کون سی بے ضابطگیاں پائی گئیں اور کس کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) کیا حکومت اس کالج کا نیا آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ سٹیشنری کی خرید میں خُورد بُرد کی شکایات بہت ساری موصول ہوئی ہیں؟ کیا پراسپیکٹس کی پرنٹنگ PEPRA کے قواعد کے تحت کی گئی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) پی ایس ٹی کالج کمالیہ کا آخری آڈٹ جون 2013 تک ہو چکا ہے جس کی آڈٹ رپورٹ 13.02.2014 کو موصول ہوئی۔ اس میں کل 16 آڈٹ اعتراضات لگائے گئے۔ جن کے جوابات بھی ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو بروقت موصول ہوئے۔ ان میں سے 9 اعتراضات دور ہونے کے بعد آڈٹ پیرا ختم ہو چکے ہیں جبکہ 7 پیراجات زیر التواء ہیں پیراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس آڈٹ رپورٹ میں سابقہ پرنسپل امین عازم بیگ کے خلاف مبلغ 302565 روپے کی ریکوری کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ 13175 روپے یکم اگست 2015 سے بذریعہ ماہانہ اقساط کٹوتی کر رہا ہے۔ اب تک

249865 روپے کی کٹوتی ہو چکی ہے جبکہ 52700 بقایا ہے جو دسمبر 2017 تک وصول کر لیا جائے گا۔

(ب) پنجاب کے تمام کالجز کی فہرست ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کو مہیا کی گئی ہے۔اس فہرست میں سے ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب آفس اپنے شیڈول کے مطابق آڈٹ کرتا رہتا ہے۔اس کالج کے نئے آڈٹ کے لئے درخواست ڈائریکٹر جنرل آڈٹ پنجاب کو بھیج دی گئی ہے۔ہاں پراسپیکٹس کی پرنٹنگ پیپرا قوانین 2014 کی شق 59(اے) کے تحت کی گئی ہے جس کا ریکارڈ کالج میں موجود ہے۔

ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور میں سال 17۔2016 میں لیپ ٹاپ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*8880: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور میں سال 17-2016 کے دوران ماسٹر کرنے والوں کو لیپ ٹاپ دینے کی تقریب میں بیشتر کو اطلاع نہیں کی گئی جس کی وجہ سے وہ لیپ ٹاپ حاصل کرنے سے محروم رہے اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جن لوگوں نے سال 17-2016 کے دوران فرسٹ پوزیشن حاصل کی اور انہیں لیپ ٹاپ دینا بنتا تھا،یونیورسٹی انتظامیہ نے جان بوجھ کر انہیں بذریعہ فون اطلاع نہیں کی؟

(ج) مذکورہ سیشن کے جن افراد کو لیپ ٹاپ ملنے تھے لیکن کسی بھی وجہ سے نہیں مل سکے حکومت انہیں کب تک لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے نیز ان افراد کے نام کی فہرست مہیا کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ ماسٹر کرنے والے طلباء وطالبات کو اطلاع نہیں کی گئی کیونکہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور میں 2016 کے دوران ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد میں وزیرِاعظم لیپ ٹاپ سکیم کے تحت 1734 لیپ ٹاپ دیئے اور وہ تمام میرٹ پر آنے والے طلباء و طالبات میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات لیپ ٹاپ حاصل کرنے سے محروم رہے، کیونکہ ایسے تمام طلباء وطالبات جنہوں نے ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کے آن لائن سسٹم میں اپنے درست کوائف کا اندراج کیا اور ان کا نام میرٹ (حاصل کردہ نمبر + مضمون وار کوٹا وغیرہ) کی بنیاد پر منتخب طلباء و طالبات کی فہرست میں شامل تھا، ان سب میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے۔

(ج) سابقہ تمام لیپ ٹاپ تقسیم کئے جا چکے ہیں اور اب ہائر ایجوکیشن کمیشن، اسلام آباد کی طرف سے یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے کوٹا کے مطابق 2017 میں تقسیم کئے جانے والے لیپ ٹاپ فراہم کر دیئے گئے ہیں، تاہم میرٹ پر منتخب ہونے والے طلباء و طالبات کے ناموں کی حتمی فہرست جاری ہونا ابھی باقی ہے۔

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور کے وائس چانسلر کے غیر ملکی دوروں اور مراعات سے متعلقہ تفصیلات

*8881: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) ایجوکیشن یونیورسٹی میں موجودہ وائس چانسلر کون ہے، حکومت کی طرف سے انہیں کیا کیا مراعات حاصل ہیں نیز موجودہ وائس چانسلر نے اب تک کتنے غیر ملکی دورے کئے ہیں اور ان دوروں کی اجازت کس اتھارٹی سے لی گئی؟

(ج) ایجوکیشن یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر کے غیر ملکی دوروں پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی، سال وار خرچ کی گئی، رقم کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کے کل کتنے کیمپسز ہیں نیز یہ کیمپسز کہاں کہاں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کے کیمپس بنک روڈ لاہور میں موجود ہوسٹل میں بچیوں کے لئے جنریٹر کی سہولت موجود نہ ہے جبکہ ہاسٹل میں بجلی کا انتظام نہ ہونے کے برابر ہے اور طالبات اندھیرے میں پڑھائی کرنے پر مجبور ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ گرمیوں کے دنوں میں ہاسٹل میں موجود طالبات کو ہفتے بعد ایک دن کولر کے استعمال کرنے کی اجازت ہے حکومت اس بابت کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کا قیام 2002 میں عمل میں آیا۔

(ب) یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے موجودہ وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر روف اعظم ہیں اور ان کی تقرری حکومت پنجاب نے مقرر کردہ قواعد وضوابط کے مطابق کی ہے۔ مزید برآں وائس چانسلر صاحب نے کل پانچ غیر ملکی دورے کئے جن کی اجازت چانسلر / گورنر پنجاب نے دی۔

(ج) تمام دورے ڈونر ایجنسیز کی طرف سے فنڈڈ تھے اور یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور نے اس امر میں کسی قسم کی رقوم خرچ نہیں کی۔

(د) یونیورسٹی آف ایجوکیشن یونیورسٹی لاہور کے کیمپسز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	کیمپس	نمبر شمار	کیمپس
1۔	ٹاؤن شپ، کیمپس، لاہور	2	بنک روڈ کیمپس، لاہور
3	لوئر مال کیمپس، لاہور	4	فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد
5	ملتان کیمپس، ملتان	6	ڈی جی خان کیمپس، ڈی جی خان
7	اٹک کیمپس، اٹک	8	وہاڑی کیمپس، وہاڑی
9	جوہر آباد کیمپس، جوہر آباد		

(ہ) یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے بنک روڈ کیمپس کے ہاسٹل میں جنریٹر کی سہولت موجود نہیں ہے اور مزید برآں جنریٹر کی خرید کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے، طلباء ہاسٹل سپر نٹنڈنٹ سے اجازت کے بعد روم کولر استعمال کر سکتے ہیں۔

حلقہ پی پی۔153 لاہور میں گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*8972: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور میں گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کالجز میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) اگر حلقہ میں کوئی کالج نہیں تو کیا حکومت وہاں لڑکے اور لڑکیوں کے لئے کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) حلقہ پی پی۔153 لاہور میں گورنمنٹ گرلز اور بوائز کالجز کی تعداد 2 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز کالج: گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوٹ لکھپت، لاہور۔

بوائز کالج: گورنمنٹ شاہ حسین کالج فار بوائز، ٹاؤن شپ، لاہور۔

(ب) مذکورہ کالجز میں سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔153 لاہور میں علاقہ کی ضرورت کے مطابق پہلے سے دو کالجز کام کر رہے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی ایس ٹی کالج کمالیہ کے رقبہ اور پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8990: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ PST کالج کمالیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا 15 ایکڑ رقبہ ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس پندرہ ایکڑ رقبہ کا نہری پانی کتنا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جب سے موجودہ پرنسپل کالج ہذا نے چارج سنبھالا ہے اس وقت سے یہ نہری پانی کالج ہذا کو فراہم نہیں کیا جا رہا ہے؟

(د) یہ نہری پانی کون استعمال کر رہا ہے اور اس سے کتنی رقم کالج ہذا کی انتظامیہ وصول کر رہی ہے؟

(ہ) کیا اس کالج کا جو رقبہ ہے وہ کالج کے پاس ہے یا کسی کو لیز / ٹھیکہ پر دیا گیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) رقبہ کا نہری پانی دو گھنٹے، تینتالیس منٹ۔(ہفتہ وار) ہے۔

(ج) نہری پانی کے کھال پر رہائشی آبادیاں بن چکی ہیں جس کی وجہ سے پانی کی ترسیل میں رکاوٹیں درپیش ہیں تاہم کالج انتظامیہ کی کوششوں سے اب پانی کالج کو پہنچایا جا رہا ہے جبکہ پانی کی تقسیم جس موگہ (موگہ نمبر 13980/R چک نمبر 711 گ ب) سے ہو رہی ہے وہ کالج ہذا سے 11 مربع (3.5 کلومیٹر) کے طویل فاصلے پر ہے جس کی وجہ سے کالج کے رقبہ تک پانی پہنچانا نہایت مشکل تھا لیکن کالج انتظامیہ کی کوششوں سے اس وقت نہری پانی کالج ہذا کو نسبتاً بہتر روانی سے فراہم کیا جا رہا ہے۔

(د) درج بالا مشکلات کی وجہ سے سال 16۔2015 میں کالج کا پانی فروخت کیا گیا تھا جس کی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروادی گئی تھی۔ اس کے بعد سے پانی کالج ہذا کو ہی فراہم کیا جا رہا ہے۔ تاہم پانی کا موگہ زیادہ دور ہونے کی وجہ سے پانی کی ترسیل کا نظام بہت مشکل ہے اور زیادہ تر پانی راستے میں ہی ضائع ہو جاتا ہے۔

(ہ) کالج کا رقبہ کالج ہذا کے پاس ہے اور کسی کو بھی لیز / ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا۔

پنجاب کے سرکاری کالجوں میں طلباء سے اضافی فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

***9046: محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر کے تمام سرکاری کالجوں نے انٹرمیڈیٹ سے ماسٹر زلیول تک نئے داخل ہونے والے طلباء سے کمپیوٹر فیس کی مد میں 2400 سے -/6000 ہزار روپے تک فیس وصول کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے متذکرہ واجبات کی منظوری نہیں لی گئی اور کالجز کے سربراہان اپنے طور پر ایسا کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایس آنرز میں داخل ہونے والے طلباء سے 4800 روپے اضافی اور ماسٹر لیول میں داخلہ کے ساتھ -/6000 ہزار روپے اضافی وصول کئے جا رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے کسی بھی قسم کی کوئی منظوری نہیں لی گئی اور کالجز کے پرنسپل صاحبان نے از خود ہی اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے ملی بھگت سے طلباء پر اضافی بوجھ ڈالنا شروع کر رکھا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) یہ درست نہ ہے صوبہ پنجاب کے تمام سرکاری کالجز میں داخل ہونے والے نئے طلباء سے گورنمنٹ رولز / پالیسی کے تحت کمپیوٹر فیس وصول کی جاتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

انٹر میڈیٹ:	300روپے سالانہ
ڈگری:	400روپے سالانہ
ماسٹرز:	600روپے سالانہ
بی ایس:	300روپے سالانہ

(ب) پنجاب کے تمام سرکاری کالجز کے سربراہان محکمہ ہائر ایجوکیشن کے منظور شدہ نوٹیفکیشن کے مطابق فیس وصول کر رہے ہیں اور اپنی مرضی سے کوئی فیس یا واجبات وصول نہیں کرتے۔

(ج) پنجاب کے تمام سرکاری کالجز کے سربراہان گورنمنٹ رولز کے مطابق فیس وصول کرتے ہیں اور کوئی اضافی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

(د) یہ درست نہ ہے پنجاب کے تمام کالجز کے سربراہان گورنمنٹ رولز کے مطابق فیس وصول کرتے ہیں اور کوئی اضافی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

سرگودھا: گورنمنٹ کالج فار بوائز بھیرہ میں خالی اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*9153: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے بوائز بھیرہ (سرگودھا) میں منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کالج ہذا میں موجود نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل نیز خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ کالج کے طلباء کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے بسیں فراہم کی گئی ہیں تو کتنی؟

(د) مذکورہ کالج میں کل طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف)

نمبر شمار	عہدہ اسامی	سکیل	مضمون	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	پرنسپل	19	تاریخ	01	01	0
2۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	کیمسٹری	01	01	0
3۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	انگلش	01	0	01
4۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	فزکس	01	01	0
5۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	ریاضی	01	0	01
6۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	اردو	01	0	01
7۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	عمرانیات	01	01	0
8۔	اسسٹنٹ پروفیسر	18	ان کلاسیفائیڈ	01	0	01
9۔	لیکچرار	17	بیالوجی	01	0	01
10۔	لیکچرار	17	کیمیا	01	0	01
11۔	لیکچرار	17	اکنامکس	02	02	0
12۔	لیکچرار	17	ایجوکیشن	01	0	01
13۔	لیکچرار	17	انگلش	01	01	0
14۔	لیکچرار	17	جغرافیہ	02	0	02
15۔	لیکچرار	17	تاریخ	01	01	0
16۔	لیکچرار	17	اسلامیات	02	02	01
17۔	لیکچرار	17	ریاضی	01	0	02

18۔	لیکچرار	17	فزکس	02	0	02
19۔	لیکچرار	17	شماریات	02	0	0
20۔	لیکچرار	17	اردو	01	01	01
21۔	ڈی پی ای	17	فزیکل ایجوکیشن	01	0	01
22۔	لائبریرین	17	لائبریرین	01	0	01
	میزان			27	11	16

(ب)

نمبر شمار	عہدہ اسامی	سکیل	منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
1۔	ہیڈ کلرک	16	01	01	0
2۔	سینئر لیکچرار اسسٹنٹ	10	01	01	0
3۔	کیئر ٹیکر	09	01	0	01
4۔	سینئر کلرک	14	01	01	0
5۔	جونیئر کلرک	11	02	0	02
6۔	لائبریری کلرک	11	01	0	01
7۔	لیکچرار اسسٹنٹ	07	04	0	04
8۔	نائب قاصد	01	03	03	0
9۔	لیبارٹری اٹنڈنٹ	01	05	05	0
10۔	بیلدار	01	03	03	0
11۔	چوکیدار	01	04	04	0
12۔	مالی	01	03	03	0
13۔	خاکروب	01	03	03	0
	میزان	--	32	24	08

(ج) کوئی بس فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(د) 541 طلباء

گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانی سرگودھا میں اسامیوں اور بسوں کی تفصیل

*9155: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین میانی (سرگودھا) میں منظور شدہ اسامیاں کون کون سے مضامین کی کتنی ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کالج ہذا میں موجود نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل نیز خالی اسامیوں کی عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا مذکورہ کالج کے طلباء کو پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے کے لئے حکومت کی جانب سے بسیں فراہم کی گئی ہیں تو کتنی؟

(د) مذکورہ کالج میں کل طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) عنوان بالا قلمی ہے کہ کالج ہذا میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 50 ہے ایک ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 20 ہے جبکہ ایک پرنسپل کی اسامی ہے دو نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تعداد 29 ہے:

الف: ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل:

1۔عربی	BS-17	اسامی خالی ہے
2۔بیالوجی	BS-17	اسامی خالی ہے
3۔کیمسٹری	BS-17	ٹیچر موجود ہے
4۔کمپیوٹر سائنس	BS-17	ٹیچر موجود ہے
5۔ایجوکیشن	BS-17	اسامی خالی ہے
6۔اکنامکس	BS-17	اسامی خالی ہے
7۔انگریزی	BS-17	اسامی خالی ہے
8۔انگریزی	BS-17	اسامی خالی ہے
9۔ہوم اکنامکس	BS-17	اسامی خالی ہے
10۔ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن BS-17		اسامی خالی ہے
11۔اسلامیات	BS-17	اسامی خالی ہے
12۔ریاضی	BS-17	ٹیچر موجود ہے
13۔ریاضی	BS-18	اسامی خالی ہے
14۔فزکس	BS-17	ٹیچر موجود ہے
15۔سیاسیات	BS-17	اسامی خالی ہے

16۔سائیکالوجی	BS-17	آسامی خالی ہے
17۔شماریات	BS-17	اسامی خالی ہے
18۔سوشیالوجی	BS-17	اسامی خالی ہے
19۔اردو	BS-17	ٹیچر موجود ہے
20۔زوالوجی	BS-17	ٹیچر موجود ہے

(ب) نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل:

1۔لائبریرین	BS-17	اسامی خالی ہے
2۔ہیڈ کلرک	BS-16	اسامی خالی ہے
3۔ سینئر کلرک	BS-14	دوعدد اسامیاں خالی ہیں
4۔جونیئر کلرک	BS-11	1عدد اسامی پر ہے جبکہ 1عدد اسامی خالی ہے
5۔لائبریری کلرک	BS-11	اسامی خالی ہے
6۔کیئر ٹیکر	BS-09	اسامی خالی ہے
7۔لیکچرار اسسٹنٹ	BS-7	5عدد اسامیاں خالی ہیں
8۔لیب اٹنڈنٹ	BS-1	5عدد اسامیاں پر ہیں
9۔نائب قاصد	BS-1	3عدد اسامیاں پر ہیں
10۔چوکیدار	BS-1	4عدد اسامیاں پر ہیں
11۔مالی	BS-1	2عدد اسامیاں پر ہیں
12۔خاکروب	BS-1	2عدد اسامیاں پر ہیں

(ج) کالج ہذا کو کوئی بس فراہم کی گئی تاہم یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ موجودہ مالی سال 2017-18 کے سالانہ ترقیاتی بجٹ میں ایک بلاک 500 ملین روپے کی مالیت کے ساتھ شامل کیا گیا ہے جس کے تحت کالجز کو بسیں فراہم کی جائیں گی۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب بھر کے کالجز کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک سمری تیار کر رہا ہے جس میں طلباء وطالبات کی تعداد اور دیگر قواعد وضوابط کے مطابق بسوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔

(د) کالج ہذا میں طالبات کی کل تعداد 501 ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بہاولپور: کالجوں سے متعلقہ تفصیلات

1629: سردار خالد محمود وارن: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔269 بہاولپور میں کتنے کالج کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں ٹیچرز کی منظور شدہ تعداد کتنی ہے، کتنی اسامیاں کس کس کالج میں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(د) کیاان کالجوں کی عمارات طالب علموں کی تعداد کے مطابق پوری ہیں اگر نہیں تو مزید بلڈنگ تعمیر کرنے کے لئے حکومت کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضاعلی گیلانی):

(الف) پی پی۔269 میں گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ہتھیجی موجود ہے۔یہ 16-2015 میں قائم ہوا۔

(ب) فرسٹ ائر 28، سیکنڈ ائر 31، تھرڈ ائر داخلے جاری ہیں، فورتھ ائر 10

انرولمنٹ کم ہونے کی وجہ فیڈنگ گرلز ہائی سکول کا نہ ہونا ہے۔

(ج) منظور شدہ اسامیاں 22 خالی اسامیاں 18 دو سال سے خالی پڑی ہیں خالی سیٹوں پر CTI رکھ لئے جاتے ہیں تاکہ طالبات کا تعلیمی حرج نہ ہو۔

(د) بلڈنگ بمطابق تعداد طالبات کافی ہے۔

اوکاڑہ: گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن دیپالپور سے متعلقہ تفصیلات

1702: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ڈگری کالج فار وومن دیپالپور ضلع اوکاڑہ کب بنا اور اس کالج کا منظور شدہ سٹاف کتنا ہے؟

(ب) کالج کی موجودہ پرنسپل کب تعینات ہوئی، اس کی تعلیمی قابلیت کیا ہے؟

(ج) کیا موجودہ پرنسپل بطور پرنسپل مطلوبہ تعلیمی قابلیت پر پورا اُترتی ہے؟

(د) کیا موجودہ پرنسپل Out of turn پروموٹ ہوئی ہیں؟

(ہ) متذکرہ بالا کالج کو پچھلے تین سال میں کتنی گرانٹ جاری ہوئی اور کیا اس گرانٹ کے خرچ کا کوئی آڈٹ ہوا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) کالج کا قیام 1987 میں بطور انٹر میڈیٹ ہوا بعد ازاں 1989 میں ڈگری کالج کا درجہ دے دیا گیا۔

ٹیچنگ سٹاف	22
نان ٹیچنگ سٹاف	21

تفصیل درج ذیل ہے:

ٹیچنگ سٹاف	کلیریکل سٹاف	درجہ چہارم سٹاف
پرنسپل 01	ہیڈ کلرک 01	لیب اٹنڈنٹ 03
ایسوسی ایٹ پروفیسر 01	سینئر کلرک 01	نائب قاصد 02
اسسٹنٹ پروفیسر 06	جونیئر کلرک 01	چوکیدار 02
لیکچرارز 10	لائبریری کلرک 01	بیلدار 03

لائبریرین 01	مالی 01
لیکچرار اسسٹنٹ 03	واٹر مین 02
	ڈرائیور 01
	کنڈیکٹر 01
	خاکروب 02

(ب) کالج کی موجودہ پرنسپل میڈیم عاطرہ طارق 11.10.2008 بطور OPS تعینات ہوئی اور بعد ازاں مورخہ 29.11.2016 کو بطور ریگولر پرنسپل تعینات ہوئی۔ان کی قابلیت ایم ایس سی فزکس ہے۔

(ج) جی ہاں!

(د) جی نہیں!

(ہ) 2013-14 17517000/-

2014-15 15505000/-

2015-16 15765775/-

2014

سال 2014 کے آڈٹ پیراز 09 عدد تھے جن کے جوابات متعلقہ آڈٹ آفس میں جمع کروا دیئے گئے ہیں لیکن ابھی تک DAC/SDAC نہ ہونے کی وجہ سے پیراز Settle نہ ہو سکے۔

نارووال: شکر گڑھ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں سٹاف اور فرنیچر سے متعلقہ تفصیلات

1840: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں ایم اے/ایم ایس سی کلاسز کا اجراء تو کر دیا گیا ہے لیکن فرنیچر اور سٹاف کی کمی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک فرنیچر اور سٹاف کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں پانی کی کمی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو محکمہ پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے ٹربائن لگانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

(ج) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں کمپیوٹر لیب ہے اگر جواب نہ میں ہے تو اس کے لئے کیا اقدمات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے رقبہ پر یا اس کے ساتھ ملحقہ طلباء کے ہاسٹل کی زمین پر کسی نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو محکمہ نے اس پر کیا اقدام اٹھائے ہیں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے کالج ہاسٹل کی چار دیواری نہیں ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے کالج ہاسٹل کی زمین 35 کنال تھی جو محکمہ مال نے کم کر کے 30 کنال کر دی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس پر محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

(ز) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کے لئے رہائش گاہ ہے اگر نہیں ہے تو اس سلسلہ میں کوئی منصوبہ بندی کی گئی ہے تو کب تک اس پر عمل ہو گا؟

(ح) کیا گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے تعمیر شدہ ہال کے لئے فرنیچر خریدا گیا تو کہاں ہے اور اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجہ بتائی ہے؟

(ط) اگر مندرجہ بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو محکمہ اس بارے میں مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (سید رضا علی گیلانی):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز (ایم اے اردو/ ایم انگلش) کا اجراء کیا گیا ہے اور ان میں فرنیچر کی کمی کو پورا کر دیا گیا ہے۔

(ب) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں پانی کی کمی نہ ہے۔ واٹر پمپس کے ذریعے پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

(ج) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ میں کمپیوٹر لیب نہ ہے۔

(د) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے ہاسٹل کی زمین کے کچھ حصہ پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے جس کو واگزار کروانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ نیز ایک مقدمہ بھی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

(ہ) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے کالج ہاسٹل کی عمارت کے گرد چار دیواری مکمل کر کے خاردار تار لگا دی گئی ہے تاہم گراؤنڈ کی شمال کی دیوار کورٹ کیس ہونے کی وجہ سے تعمیر نہیں ہو سکی۔

(و) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے ہاسٹل کی زمین میں محکمہ ریونیو کی طرف سے ردوبدل کیا گیا ہے۔ جس کے متعلق ہاسٹل وارڈن اور ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کو ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ محکمہ مال کے ریکارڈ میں درستی کروائیں اسے جلد از جلد مکمل کروانے کی کوشش کی جائے گی۔

(ز) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج شکر گڑھ کے ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ کے لئے رہائش گاہ نہ ہے۔

(ح) کالج ہذا کے تعمیر شدہ ہال کے لئے فرنیچر نہیں خریدا گیا ہے۔

(ط) مندرجہ بالا وضاحت کے علاوہ یہاں یہ بھی واضح کیا جاتا ہے کہ مندرجہ بالا کالج کا منصوبہ موجودہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شامل نہیں تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم پنجاب بھر کے کالجز کی missing facilities کے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے اور موجودہ مالی سال میں ایک مشترکہ سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے لئے بھجوائی جائے گی تاکہ کالجز کی فوری ضروریات کو مرحلہ وار مکمل کیا جا سکے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بھچر صاحب!

واں بھچراں اور موسیٰ خیل (میانوالی) کے منظور شدہ بوائز ڈگری کالج کی تعمیر میں تاخیر

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کئی ڈگری کالجز جو منظور ہو چکے ہیں اور وہ subject to provision of funds نہیں بن رہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے شعبہ تعلیم کو focus کیا ہوا ہے اس لئے میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان کالجز کے لئے کوئی initiative لیا جا رہا ہے؟ میرے ڈسٹرکٹ میں واں بھچراں اور موسیٰ خیل میں دو بوائز ڈگری کالج منظور ہو چکے ہیں۔ یہ ہر دفعہ رہ جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے لئے کچھ ہو رہا ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے اپنے کالجز کے بارے میں لکھ کر دے دیں تو میں ان کو چیک کروا لوں گی اور پوری تفصیل سے آگاہ کر دوں گی۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو کالجز کے بارے میں لکھ کر بھجوا دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ ایک میٹنگ رکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں ان سے میٹنگ کر لوں گی۔

نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن لیہ کیمپس کی ڈگری کو تسلیم کرنے کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ لیہ میں ایک نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن لیہ کیمپس ہے۔ آج ہی مجھے پتا چلا ہے کہ لیّہ میں ایک ٹی ڈی اے چوک پر بہت بڑا protest ہو رہا تھا۔ لیّہ وہ واحد ڈسٹرکٹ ہے جہاں پر اساتذہ کی موجودہ recruitment ہو رہی ہے لیکن نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن لیّہ کیمپس کی graduate degrees کو CEO ایجوکیشن نہیں مان رہا۔ جس کی وجہ سے وہاں کے گریجویٹس مظفر گڑھ، بھکر اور پورے پنجاب میں recruit ہو گئے ہیں لیکن لیّہ میں ان کو recruitment letters دے کر واپس لئے جا رہے ہیں کہ جی ہم نے ان کی HEC سے تصدیق کروانی ہے

تو اس وجہ سے وہاں پر protest ہو رہا تھا تو میری بہن پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہیں اگر وہ اس issue کو resolve کروا دیں تو ان کی مہربانی ہو گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس issue کو بھی ہم take up کر لیتے ہیں۔ وہاں کیا problem آ رہی ہے اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں اور اس کو sort out کر لیتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ شنیلا رُوت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 9 قاضی احمد سعید کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 11 میاں طاہر کی ہے اس کا جواب آنا تھا لہٰذا اس تحریک استحقاق کا جواب Monday تک آ جانا چاہئے۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، معزز لیڈر آف دی اپوزیشن!

مہنگائی کے حوالے سے پیش کی گئی تحریک التوائے کار کا ایوان میں جواب دینے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار مہنگائی کے حوالے سے تھی جس کے بارے میں کل بھی آپ نے کہا تھا لہٰذا آج حکومت اس تحریک التوائے کار کا جواب دے دے کہ مہنگائی کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں اور اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر لیڈر آف دی اپوزیشن مناسب سمجھیں تو کل اس پر باقاعدہ بحث کے لئے ٹائم رکھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری اسلام آباد میں ایک میٹنگ ہے میں آج رات شاید اسلام آباد چلا جاؤں لیکن اگر آپ اس پر بحث رکھنا چاہیں تو ہمارے اپوزیشن کے ممبران ضرور اس میں حصہ لیں گے۔ یہ ایک انتہائی اہم issue ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بحث تو ہو گی لیکن حکومت کو فوری طور پر جو اقدامات اٹھانے چاہئیں وہ ہمیں نظر نہیں آ رہے یعنی روزانہ ہم یہاں ایوان میں اور اخبارات میں بھی چیخ و پکار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ اقدامات کر رہے ہیں کیوں نہیں کر رہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا مقصد تو یہ ہے کہ حکومت کو متوجہ کریں کہ وہ مہنگائی کو کنٹرول کرے۔ پیاز، آلو اور ٹماٹر جو کہ بنیادی ضرورت کی چیزیں ہیں وہ بھی عوام کو نہیں مل رہیں اور اوپر سے بجلی بم بھی گرا دیا گیا ہے۔ میں اس پر بھی آپ سے عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ جو بجلی کی قیمتوں میں 3 روپے 80 پیسے فی یونٹ حکومت نے اضافہ کر دیا ہے میں نے اس پر ایک قرارداد جمع کروائی ہے جو out of turn پیش کرنے کے لئے آپ سے گزارش کروں گا۔ آپ تحریک التوائے کار کے فوری بعد مجھے وہ پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! قرارداد out of turn آپ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ اس کے لئے rules relax کرنے پڑتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ عوام کا مسئلہ ہے لہٰذا آپ rules relax کر دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے rules relax نہیں کرنے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے خیال میں اس ایوان میں بیٹھے تمام لوگ عوام کے نمائندے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کل کی بحث میں اس کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں، اس پر تو آج ہی ہم نے بحث کرنی ہے کیونکہ حکومت نے یہ ایک بجلی بم گرا دیا ہے، کہاں گئے ان کے وعدے کہ ہم بجلی کے ریٹس کو کم کریں گے، ریٹس کم کرنے کی بجائے نیپرا کی سفارش پر اکٹھا ہی 3روپے 80 پیسے فی یونٹ کا اضافہ کر دیا گیا ہے یہ انتہائی اذیت ناک صورتحال ہے۔ عام آدمی پس کر رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے غریب ڈرائیور کی اوور بلنگ کی وجہ تین مرتبہ واپڈا کے دفتر گیا ہوں اس کو سابقہ ماہ 16 ہزار روپے اور اس ماہ 18 ہزار روپے بجلی کا بل آیا ہے اور جو حال وہاں پر عام آدمی کا وہ کرتے ہیں وہ سب کو پتا ہے لہٰذا آپ اس پر بات کرنے کی اجازت دے دیں۔ یہ مہنگائی تو ہر آدمی کا مسئلہ ہے اور خاص طور پر بجلی کی مہنگائی تو ہر آدمی کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں صرف آپ کو قرارداد پڑھنے کی اجازت دے سکتا ہوں۔ اگر آپ اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس چیز کی اجازت نہیں ہو گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ بس مجھے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ قرارداد پڑھ لیں۔ نہیں، اگر یہ قرارداد ہے تو پھر اس کے لئے آپ کو rules relax کرنے پڑیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ایک مرتبہ آرڈر کر چکے ہیں اور آپ نے پہلے مجھے پڑھنے کی اجازت دے دی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے آپ کو تحریک التوائے کار پڑھنے کا کہا تھا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ ایک مرتبہ آرڈر کر کے واپس لے رہے ہیں۔ یہ کوئی سیاسی issue نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں اگر یہ قرارداد ہے تو اس کے متعلق میں نے آپ کو بات عرض کر دی ہے کہ اس کے لئے آپ کو پہلے rules relax کرنے پڑیں گے۔ اگر آپ تحریک التوائے کار پیش کرنا چاہتے ہیں تو وہ میں ضرور سنوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے پھر ہم تحریک التوائے کار لے آتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں نے تو یہ بات عرض کی ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور دوسرے معزز اپوزیشن ممبران اگر مناسب سمجھیں تو کل اس حوالے سے بھی اور دیگر حوالوں سے بھی جو وہ مہنگائی سے متعلق تجاویز دینا چاہتے ہیں اس پر بحث کے لئے ٹائم رکھ لیں اور جو متعلقہ منسٹرز ہیں وہ بھی اس حوالے سے اپنی پوری تیاری کر کے آجائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کل انشاءاللہ اس پر بحث ہو گی۔ جی، ڈاکٹر مراد راس!

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کی ہی تحریک التوائے کار تھی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے بیٹھے بیٹھے کورم کی نشاندہی کر دی ہے جبکہ ان کو کھڑے ہو کر کورم کی نشاندہی کرنی چاہئے تھی یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے۔ جی، میاں صاحب! اب آپ بیٹھ جائیں۔ No further۔ میں نے سن لیا ہے یہ ان کا حق ہے۔ میں ان کو ان کے حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ مہربانی کریں۔ انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 22۔ ستمبر صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔